26119 - پچھلے سالوں کی زکاۃ کی ادائیگی

سوال

میں نے پچھلے برسوں کي زکاۃ ادا نہیں کی اس کا سبب میرا صراط مستقیم سے دوری تھی، الحمد لله میں پچھلے برس اسلام کی طرف پلٹا ہوں، اور مال کما رہا ہوں میں اب زکاۃ کی ادائیگی اور حتی الامکان اپنے ماضی کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں، ماضی میں میرے ذمہ کچھ قرض ہے جو میں اب تك ادا نہیں کر سکا، لہذا میں پچھلے برسوں کی زکاۃ کیسے ادا کر سکتا ہوں، اور کیا یہ زکاۃ قبول ہو گی کیونکہ میں پچھلے برسوں میں ادا نہیں کرسکا، اور اب میں حرام مال کے ساتھ قرض کی ادائیگی کرونگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آپ کی ہدایت پر ہم اللہ تعالی کا شکر اور اس کی تعریف کرتے تھے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو ثابت قدم رکھے، اور آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی غفور الرحیم ہے، اور وہ اپنے بندے کی توبہ سے۔ حالانکہ وہ اپنی مخلوق سے سے غنی اور بے پرواہ ہے - بہت خوش ہوتا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ عطا فرمائے.

جس مال کے آپ پچھلے برسوں میں مالك تھے، اس میں سے ہر برس کا قرض نکال کر آپ کو ہر برس کی زکاۃ ادا کرنا ہوگی، اگر آپ کسی بھی برس کی یقینی رقم جانتے ہیں تو اس کی زکاۃ آپ کے ذمہ ہے، اور اگر آپ کو مال کی مقدار کا علم نہ ہو سکے تو آپ اس کی تحدید کرنے میں کوشش اور جدوجھد کریں، اور اس کا اندازہ لگا کر زکاۃ ادا کر دیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے پانچ برس تك زکاۃ کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے کام لیا، اور اب اس نے ایسا کرنے سے توبہ کرلی ہے، تو کیا توبہ اس کی زکاۃ نکالنے کو ساقط کر دیتی ہے؟

اور اگر زکاۃ ساقط نہیں ہوئی تو اس کا حل کیا ہے؟ اور اس مال کی مقدار دس ہزار سے زیادہ ہے، لیکن اب وہ مقدار

كا علم نہيں ركھتا ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

زكاۃ اللہ تعالى كى عبادت اور فقراء و مساكين كا حق ہے، اگر كوئى شخص زكاۃ ادا نہيں كرتا تو وہ دو حقوق كو توڑنے كا مرتكب ہوا، ايك تو اللہ تعالى كا حق، اور دوسرا فقراء و مساكين وغيرہ كا حق، لہذا جب وہ پانچ برس بعد توبہ كرلے - جيسا كہ سوال ميں ہے - تو اس كے ذمہ سے اللہ تعالى حق ساقط ہو جاتا ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور وہ اللہ تعالى اپنے بندوں كى توبہ قبول فرماتا اور ان كى برائيوں كو معاف كرنا والا ہے الشورى (25).

اور دوسرا حق باقى رہ جاتا ہے، جو فقراء و مساكين وغيرہ مستحقين زكاۃ كا حق ہے، لہذا اس پر واجب ہے كہ وہ زكاۃ انہيں ادا كرے، اور ہو سكتا ہے توبہ كى بنا پر اسے زكاۃ كى ادائيگى كا اجروثواب بھى حاصل ہو؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فضل بہت وسيع ہے.

اور رہا مسئلہ زكاۃ كا اندازہ لگانا: تو اسے حسب استطاعت زكاۃ كى مقدار كا اندازہ لگانے كى كوشش كرنا ہوگى، اور پھر اللہ تعالى بھى صرف اتنى ہى تكليف ديتا ہے جتنى كسى ميں استطاعت ہو، مثلا: اگر دس ہزار ہو تو پھر سال ميں كتنى زكاۃ ہو گى؟ اس ميں دو سو پچاس، اور اگر زكاۃ كى مقدار دو سو پچاس تو پچھلے برسوں كى دو سو پچاس كے حساب سے ہرسال كى زكاۃ نكال دے، ليكن اگ كسى سال مال زيادہ ہو گيا ہو تو پھر اس زيادہ مقدار كى بھى زكاۃ نكالنا ہو گى، اور اگر مال ميں كسى برس كمى ہوئى ہو تو كمى ہونے كى بنا پر زكاۃ بھى ساقط ہو گى.

ديكھيں: اسئلہ الباب مفتوح س (494) لقاء (12).

واللہ اعلم .